تعلیم وہنر اور فلاحی ورفاہی کاموں سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے تاریخ میں پہلی بار ایک پر عزم مہم کا آغاز

ایک اہم خوش خبری......ایک اہم اعلان

نالج سیٹی، کشن گنج

(مجوزہ امام احمد رضا یونیورسیٹی)

مرکز برکات رضا ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ ایک رجسٹرڈ باڈی ہے، تعلیمی، فلاحی اور رفاہی کام کرنے لیے آج سے ۱۵؍سال پہلے امیر القلم حضرت ڈاکٹر غلام جابر شمس صاحب قبل دامت برکاتہم العالیہ نے قائم اور رجسٹرڈ کرایا تھا اور یہ انہوں نے ۲۰۰۶ء میں کرایا تھا۔ اس وقت سے آج تک اس ٹرسٹ نے کئی میدانوں میں نمایاں کارنامے انجام دیئے ہیں۔ یہ سارے کام وہ بہت ہی خاموشی سے انجام دیتے چلے آرہے ہیں۔ جس کا علم دردمند حضرات کو خوب خوب ہے۔ بطور خاص ابا حضور تحریر وقلم کے میدان میں جوان کا عظیم کارنامہ ہے، اس سے تو پوری دنیا واقف بھی ہے اور متعارف بھی۔

اب انہوں نے تعلیم وفلاح کے میدان میں نمایاں کام کرنے کے لیے اپنی کمر کس لی ہے اور باز ومضبوط کر لیے ہیں۔ اس کے لیے انہوں نے سیمانچل، بہار کے ضلع کشن گنج کے مضافات میں کام کے پہلے مرحلے کے لیے ایک دس ایکڑ زمین کا سودا کرلیا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ کاغذی وقانونی منزلوں سے گزرنے کے بعد جلد ہی تعمیری اور تعلیمی سلسلے کی شروعات کردی جائے گی۔ اس کے لیے وہ اپنی پوری مخلص ٹیم کے ساتھ سرگرم عمل ہو چکے ہیں۔ دردمندوں سے دعاؤں اور مشوروں کی درخواست ہے اور یہ بھی گزارش ہے کہ مخلص حضرات تشریف لاکر پلاٹ اور مجوزہ پلان کا معائنہ بھی ضرور کریں۔ اس سلسلے میں اہل علم ودرد کے دو تاثرات یہاں پیش کیے جاتے ہیں: (اراکین مرکز برکات رضا ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ رجسٹرڈ، میرا روڈ، بمبئی)

اہل سنت وجماعت کی تعلیمی وتعمیری بہاریں

تعمیر کی جانب صفت سیل رواں چل

دردمند مفکر، دور اندیش مدبر، زود نویس محقق حضرت علامہ طارق انور مصباحی صاحب قبلہ

مدیر ماہنامہ پیغام شریعت دہلی ورکن روشن مستقبل دہلی

ماہر رضویات محقق نوادرات، خطیب خوش بیاں وادیب گوہر فشاں حضرت علامہ ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی [بمبئی] کا ایک تاریخ ساز اقدام

سیمانچل میں اہل سنت وجماعت کے تعلیمی وتعمیری سلسلہ پر بہار آغاز

اللہ تعالیٰ نے بہت سے خدام دین کو نوع بہ نوع اوصاف حسنہ سے سرفراز فرمایا ہے۔ وہ ہر چہار سمت طبع آزمائی کرتے ہیں اور رحمت خداوندی ان کی دستگیری فرماتی ہے۔ وہ خاکہ سازی کرتے کرتے اپنی تمناؤں کا تاج محل زمین پر اتار دیتے ہیں۔ ڈاکٹر شمس مصباحی کئی سالوں سے قوم وملت کی تعمیری خدمات کے لیے کوشش وکاوش میں مصروف عمل تھے۔ بفضلہ تعالیٰ اب وہ دن بھی آیا کہ ممدوح گرامی اپنے تعلیمی وتعمیری پروگرام کا سلسلہ شروع کرنے جا رہے ہیں۔ مرکز برکات رضا ایجوکیشنل اینڈ چیرٹبل ٹرسٹ [بمبئی] کے زیر اہتمام سیمانچل میں تعمیرات کا ایک گلشن آباد کرنے کی پلاننگ مکمل ہو چکی ہے اور تعمیری سلسلے کا آغاز ہونے ہی والا ہے۔ ٹرسٹ کے مجوزہ پروگرام میں دار العلوم کا قیام بھی ہے اور عصری تعلیمات کے لیے اسکول وکالج کا قیام بھی۔ غریبوں کے لیے نرسنگ ہوم کی تعمیر کا بھی عزم ہے اور ضرورت مندوں اور حاجت مندوں کی امداد کا پلان بھی۔ سیلاب زدہ علاقوں میں راحت کاری کی خدمات بھی مد نظر ہے اور غریب بچیوں کی شادیوں کے اخراجات کا انتظام بھی۔ اسکول وکالج کے حاجت مند اسٹوڈنس اور مدارس اسلامیہ کے ضرورت مند طلبہ کا مالی تعاون بھی۔ کوئی بھی پروگرام اس وقت کامیاب ہوتا ہے، جب فنڈ مضبوط ہو۔ فنڈ اس وقت مضبوط ہوگا، جب اصحاب خیر اس جانب اپنی توجہ مبذول کریں گے۔ ہم یہاں دو باتوں کا مشورہ دیتے ہیں۔

[۱] پہلی بات یہ کہ قوم مسلم معاشی راہوں میں محنت ومشقت برداشت کریں۔ جب خوش حالی آئے گی، تو وہ خود بھی پر سکون زندگی گزاریں گے اور دینی وملی خدمات کے لیے بھی خرچ کریں گے۔ اس طرح وہ دنیاوی بھلائیوں سے بھی حصہ پائیں گے اور آخرت کے لیے بھی ذخیرہ جمع کر سکیں گے۔

[۲] دوسری بات یہ کہ دنیاوی بھلائیوں میں خود کو مدہوش نہ کرلیں۔ ہر وقت آخرت کو یاد رکھیں۔ ایمان وعقیدہ کی سلامتی کے ساتھ بدنی عبادتوں کی بھی پابندی کریں اور مالی عبادتوں کے لیے بھی اپنا دل کشادہ رکھیں۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ کی راہ میں گن گن کر دیں گے، تو اللہ تعالیٰ بھی اسی طرح آپ کو دے گا۔ آپ دل کھول کر راہ خداوندی میں خرچ کریں۔ اللہ تعالیٰ بھی آپ کو نعمتوں سے سرفراز فرمائے گا۔

سیمانچل ریاست بہار کا وہ علاقہ ہے کہ عام طور پر ہر سال ان علاقوں میں سیلاب آتا ہے۔لوگوں کی معاشی حالت بھی اس سے متاثر ہوتی ہے اور جانی و مالی نقصان بھی ہوتا ہے۔ایسے مصیبت زدہ علاقے ہماری توجہ کے زیادہ مستحق ہیں۔حکومتی سطح پر بھی کچھ امداد ہوتی ہے۔لیکن وہ ناکافی ہے۔اصحاب ثروت اس جانب متوجہ ہوں اور اس پروگرام کو قوت واستحکام بخشیں۔جزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزا،آمین۔

اللہ تعالیٰ حضرت مصباحی کی پاکیزہ تمناؤں کو حسین تعبیر عطا فرمائے،آمین۔طارق انور مصباحی،جاری کردہ ۲۴/اپریل ۲۰۲۱ء۔

☆......☆......☆

مولانا ماسٹر افتخار حسین رضوی، ٹھاکر گنج، کشن گنج کی تڑپتی تمنا اور بے چین آرزو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ مع احباب مع الخیر ہیں

یہ جان کر انتہائی فرحت ومسرت سے لبریز ہو چکا ہوں کہ آپ سیمانچل میں تعلیمی وتعمیری کام کا آغاز کرنے جا رہے ہیں۔یہ اہل سیمانچل،خاص کر اہل سنت کے لیے فخر کی بات ہے۔امید قوی ہے کہ اب ان شاء اللہ تاریخ ساز کام ہوگا۔میں دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں آپ کو امید سے زیادہ کامیابی عطا فرمائے۔اس عظیم منصوبے کو عروج وارتقا عطا فرمائے۔نظر بد سے بچائے۔اسباب وذرائع حاصل ہوں۔اللہ تعالیٰ اس مقصد عظیم کو فتنہ وفساد سے محفوظ رکھے۔

☆......☆......☆

۲۵/فروری ۲۰۱۷ء کو لکھے گئے چند جملے

کتاب ’تاج شریعت از مفتی شاکر رضا‘ پر تقریظ سے اقتباس

مولانا حامد رضا و مفتی شاکر رضا کا پیدائشی و وطنی تعلق سیمانچل کے ضلع اتر دیناج پور سے ہے اور گجرات کے شہر سورت میں جماعت اہل سنت کی صورت گری تعلیم نسواں کے فروغ وارتقا میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔مولانا حامد رضا برکاتی صاحب ادارہ جامعۃ الزہرا اون،سورت کے بانی وسربراہ ہیں اور مفتی صاحب اس کے صدر المدرسین وشیخ الحدیث ہیں۔یہ وہی سیمانچل ہے،جہاں کی خاک خوش رنگ نے ہزاروں مہر وماہ کو جنم دیا۔جن کی چمک دمک سے نہ معلوم کتنے بلادھند کی آنکھیں چمک اٹھیں اور خیرہ بھی۔جی!یہ وہی دھرتی ہے،جس کے کھیت اگائے موتی اور آسمان برسائے لولو،ندی بہائے علم وفن کے گجرے وگلدستے اور ہوا بکھیرے خوشبو۔مثالیں دے کر تحریر طویل نہیں کروں گا۔ہاں!ایک مثال شارح کتب درسیہ حضرت مفتی محمد شبیر پورنوی زید مجدہ کی بس ہے۔رخصت ہوتے ہوئے علمائے سیمانچل کی نذر ایک جملہ کرتا چلوں کہ جوانوں کو اپنی جوانی،حسینوں کو اپنے حسن،دولت مندوں کو اپنی دولت اور عالموں کو اپنے علم کا احساس وپندار کہیں نہ کہیں ضرور ہوتا ہے۔لیکن علمائے سیمانچل اس احساس کی لذت سے ناآشنا ہیں۔خدا کرے،ان کا خفتہ سایہ احساس آنکھیں مل کر جلد جاگ اٹھے۔ خیر اندیش:غلام جابر شمس پورنوی،بمبئی

☆......☆......☆

سیمانچل میں دینی دعوت کا آغاز وارتقا

کتاب ’سیمانچل:آج اور کل‘مطبوعہ ۲۰۱۳ء کا ایک طویل،مگر فکر انگیز اقتباس

پانچویں صدی ہجری میں یہاں اسلام آیا۔صوفیا اور مشائخ نے کام کیا۔چھٹی اور ساتویں ہجری میں سہروردی بزرگوں نے یہ دعوت عام کی۔ساتویں آٹھویں ہجری میں چشتی نظامی اکابر نے یہ تحریک خوب پھیلائی۔نویں دسویں ہجری میں اس دعوت کی باگ ڈور سادات باز بیر،سادات مرزا دیور کے ہاتھوں آئی۔گیارہویں صدی ہجری میں یہ پرچم حضرت بندگی چمن باز ار نے بلند کیا۔فوجدارنِ پورنیہ اور نوابین انہیں کے دامن گرفتہ تھے۔بارہویں صدی ہجری میں یہ کام شاہ حفیظ الدین رحمان پوری نے آگے بڑھایا۔تیرہویں صدی ہجری میں یہ قیادت علامہ ظل الکریم بردوانی اور علامہ قادر بخش سہسرامی نے سنبھالی۔چودھویں صدی ہجری کے نصف اول میں اس قیادت کا سہرا شاہ محمد یوسف رشیدی کے سر رہا۔نصف آخر کی نمائندگی شیخ الاسلام ضیغم الملت زعیم العلما شاہ غلام محمد یسین رشیدی نے کی اور بھرپور نمائندگی کی۔

اور اب یہ نمائندگی وترجمانی کئی حضرات کے سر ہے۔نصیر ملت شاہ محمد نصیر الدین چنامنا نے اپنی جولانگاہ اپنے علاقہ کو بنایا اور خوب کام کیا۔علما کی فوج

تیار کی۔ مفتی غلام مجتبیٰ اشرفی شمس العلما بن کر ملک کے آفاق پر چمکتے رہے۔ باصلاحیت علما کی ٹیم قوم کو دی۔ علامہ خواجہ خواجہ مظفر حسین رضوی امام علم وفن بن کر آفاقِ عالم پر چھا گئے۔ قابل ترین علما وفضلا کے قافلے تیار کئے۔ حضرت مفتی محمد عبید الرحمن رشیدی سقراطِ عصر ہیں، بقراطِ دہر ہیں۔ وقت کے رازی و غزالی بھی ہیں۔ سارے ملک میں ان کے کارنامے پھیلے ہوئے ہیں۔ حضرت مفتی محمد مطیع الرحمن رضوی فقیہہ النفس ہیں، مناظرِ اہلِ سنت ہیں۔ ان کی خدمات کا دائرہ گنگا جمنا کی طرح بہتا ہوا ہے۔ پھیلتا ہوا ہے۔ خانقاہ ومدرسہ تکیہ رحمان پور کو استحکام انہی نے بخشا۔ دار العلوم حنفیہ کھگڑا کی مرکزی حیثیت انہی کے دم قدم سے قائم ہوئی۔ جامعہ نوریہ شیام پور مالدہ میں قائم کیا۔ اور اب کشن گنج میں زمین کا بڑا رقبہ لے چکے ہیں۔ تعمیری کام جاری ہے۔ حضرت مفتی حسن منظر قدیری اپنی گوناگوں صفات میں منفرد ہیں۔ تعلیم، تحریر، افتاء شاعری، ہر طرح کی خدمت ہے۔ حضرت مفتی محمد ایوب مظہر رضوی جواب خدا کو پیارے ہو گئے، خدا ان کے مرقد پر رحمت وغفران کی بارش برسائے، مفکر اسلام بن کر ایشیا سے افریقہ تک پھیل گئے تھے۔ تدریس وفتوی نویسی کا لوہا ملک سے منوایا۔ خطابت کا جوہر، زباندانی کا شعور ہر ایک کو مسلم تھا۔

انجمن اسلامیہ کشن گنج قائم شدہ ۱۹۰۷ء ہماری تھی۔ یہ پورے بہار کی سب سے پہلی انجمن تھی، لیاقت حسین مختار نے قائم کی تھی۔ آج وہ ایک مضبوط مالدار تعلیمی ادارہ ہے۔ غیروں کے قبضہ میں ہے۔ انجمن اسلامیہ پورنیہ یہ بھی ہماری تھی۔ لائن بازار کی خزانچی مسجد ہماری تھی۔ آج سے بیس سال پہلے ہمارا امام تھا۔ دار العلوم لطیفی کٹیہار ہمارا تھا۔ زمین اور سارا سرمایہ اہل سنت کا لگا تھا۔ کٹیہار میڈیکل کالج، اسپتال کا سربراہ کٹیہاری نہیں، ڈاکٹر سید حسن نے کشن گنج میں 'انسان اسکول' قائم کیا۔ تعلیمی انقلاب برپا کیا۔ یہ بھی کشن گنجوی نہیں۔ کشن گنج میں 'مرواڑی کالج' ہے۔ زمین، علاقہ، اساتذہ، طلبہ سب کشن گنج کے اور کشن گنج میں مرواڑی دو فیصد بھی نہیں، مگر کالج ان کے نام کا۔ بہادر گنج میں جو کالج ہے۔ اس کا بھی یہی حال ہے۔ نام 'نہرو کالج'۔ نام وام سے ہمیں کوئی غرض ہے، نہ اعتراض، کام تو ہمارا ہی ہوتا ہے۔ فائدہ تو ہمیں کو ملتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ سیمانچل کے علما اور دانشوران نے آخر کیا کیا۔ یہ ہوش کا ناخن کب لیں گے۔ بیدار کب ہوں گے اور وقت کی رفتار کا ساتھ کب دیں گے۔ حالات کی نبض بیٹھ رہی ہے اور یہ سو رہے ہیں۔ بس یہ امر بہت تشویشناک ہے۔

یہ تو بہت پہلے ہونا تھا۔ خیر کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے۔ مسلم یونیورسٹی کی شاخ ہزار دقتوں کے بعد کشن گنج میں بن رہی ہے۔ حالیہ اخباری رپورٹ کے مطابق سنٹرل گورنمنٹ نے ملک بھر میں پانچ یونیورسٹیوں کی تجویز پاس کی ہے۔ ان میں ایک سیمانچل میں بننے والی ہے۔ یہ حوصلہ افزا بات ہے۔ ان دو اداروں سے وہاں کی شرح خواندگی یقیناً بڑھے گی۔ تدریسی وغیر تدریسی اساتذہ وعملہ کی ہزاروں کی تعداد میں بحالی ہوگی۔ تعلیم یافتہ بے روزگار افراد کا مسئلہ بھی حل ہوگا۔ جہالت، پس ماندگی پسپا ہوگی۔ بے کاری اور بے روزگاری اپنی موت آپ مرے گی۔

جب سے بعض مدارس کا الحاق مدرسہ بورڈ پٹنہ سے ہوا ہے۔ مدارس کے جسم سے تعلیمی روح نکل گئی ہے۔ کسی بھی مدرسہ میں باقاعدہ تو دور کی بات، بے قاعدہ بھی تعلیم نہیں ہوتی۔ جب ان مدارس میں ملازمت کرنے والے سب نہیں، مگر اکثر علما جھوٹ بولیں۔ رشوت دیں اور لیں، تو پھر دین کا خدا حافظ، سیمانچل میں ضرورت بھر اسکول، کالج موجود نہیں، خال خال دور دور جو بھی ہیں۔ ان اسکولوں اور کالجوں میں بھی تعلیم وتدریس کا کوئی سسٹم نہیں۔ بنچ، تپائیاں، مرثیہ خواں ہیں۔ کلاس روم میں گرد جمی ہے۔ نتیش کمار حکومت نے آنگن واڑی، بال واڑی کھلوائی ہے۔ کھان پکوان، کھچڑا، سواری ہر طرح کی سہولت بہم پہنچائی ہے۔ مگر معاملہ وہی ڈھاک کے تین پات، کھچڑا اور پکوان کے نام پر جو گرانٹ آتی ہے۔ ان کا ایک آنہ استعمال ہوتا ہو، تو ہوتا ہو۔ بقیہ رقم کہاں ہضم ہوتی ہے۔ خدا معلوم۔ آنگن واڑی، اسکول، کالج سے لے کر مدارس تک یہی حال ہے۔ غیر مسلم اساتذہ وانتظامیہ سے گزارش ہے۔ کھانا ہے، تو کھائیں، مگر حسن کارکردگی کا مظاہرہ بھی تو کریں۔ پڑھائیں بھی تو۔ تب نا دیش ترقی کرے گا۔ مسلم اساتذہ وانتظامیہ سے مؤدبانہ گزارش ہے۔ ذرا اپنا ضمیر کو جگائیں۔ آپ حیوان وجانور یا کنکر پتھر نہیں، کہ بعد موت کچھ نہیں ہوگا۔ آپ انسان ہیں، وہ بھی مسلمان اور اشرف المخلوقات۔ امانت وصداقت آپ ہی کا وصف ہے۔ اپنی ذمہ داری اور دیانتداری کا ثبوت دیں۔ طلبہ کی زندگی سے کھلواڑ نہ کریں۔ قومی سرمایہ کا استحصال نہ کریں۔ خوب یاد رکھیں۔ کل قیامت میں کڑا سوال ہوگا۔ آپ کو جواب دہ ہونا ہوگا۔

عصری تعلیم یافتہ افراد: دین کی فکر اور ملت کی بقا، یہ صرف علمائے دین کی ذمہ داری نہیں ہے۔ یہ ذمہ داری ملت کے ہر فرد کی ہے۔ اپنے آپ اور دین و ملت کا مسئول ہر شخص ہے۔ عصری تعلیم یافتہ افراد، جو معاشی اعتبار سے قدرے بہتر پوزیشن میں ہوتے ہیں۔ وہ اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں کرتے، ہر کام علمائے کرام کے سر تھوپ دیتے ہیں۔ یہ بہر صورت بہتر ہے، نہ مناسب ہے۔ یہ افراد گورنمنٹ کی ملازمت کرتے ہیں یا پھر اچھی تجارت اور کاروبار کرتے ہیں یا پھر سیاسی سماجی کارکنان بنتے ہیں۔ لیکن جتنی فکر وہ اپنی ملازمت، تجارت یا سیاست کے بارے میں کرتے ہیں، اتنی فکر دین، ملت، امت، جماعت کے تعلق سے نہیں کرتے۔ بہت سے افراد پٹنہ، علی گذہ، دہلی کی یونیورسٹیوں، کالجوں میں پڑھاتے ہیں اور خوشحال زندگی گزارتے ہیں۔ یہ اگر ان اداروں میں زیرِ تعلیم سیمانچل کے طلبا کی یونین بنا دیں، خود ان کی سرپرستی کریں اور انہیں دین و مذہب اور ملک و وطن کی خدمت کے لیے تیار کریں۔ عملی تجربہ کرائیں۔ کچھ فنڈ لگے، تو لگائیں بھی۔ کچھ جیبِ خاص سے، کچھ پبلک ڈونیشن سے، تو بہت سارا کام سرانجام پا سکتا ہے۔ یہی نوجوان، جن کے ہاتھوں میں آنے والا وقت ہے۔ پہلے سے تیار رہیں گے۔ ذہن سازی اور عملی تجربہ ہو کے رہے گا۔ تب وہی کل ہمارے سپاہی، سالار، سپہ سالار بن جائیں گے۔ پتھر

جب تک پتھر ہے، خس وخاشاک کی مثل ہے۔ جب ذرا شیپ، شکل دے دی گئی۔ تراش خراش کر دی گئی۔ تو پھر وہ شوروم، نگار خانہ کی زینت بن جاتا ہے۔ سیمانچل کے ٹیچرس، لکچرز، پروفیسرز، ڈاکٹرز اور بیرسٹرز اس نکتہ پر غور کریں۔ یہ کام وہ مذہبی فریضہ، دین وشریعت کی خدمت سمجھ کر کریں اور ضرور کریں۔ ایک آدھ عشرہ میں بھاری تبدیلی پیدا ہوگی۔

جو افراد تجارت یا کاروبارِ سیاست سے وابستہ ہیں۔ وہ بھی کارِ دین سے لا پرواہ نہ ہوں۔ اپنے اپنے دائرہ اثر ورسوخ میں اپنی ملی مذہبی ذمہ داری کا ثبوت دیں۔ یاد رہے۔ اکیلے خوش رہنا، خوش حال ہونا، بازار سیاست کا کھنکتا سکہ بن کر چمکتے رہنا۔ کامیابی نہیں، معیارِ زندگی نہیں، کامیابی جب ہے کہ آپ دین پر عمل کریں، دین کو چمکائیں۔ ملت کو چمکائیں۔ وطن وملک کو چمکائیں۔ آپ خوش حال رہیں۔ معاشرہ نڈھال رہے۔ سماج وسوسائٹی زبوں حال رہے۔ پھر یہ خوش حالی کس کام کی۔ یہ مالداری اور سرمایہ کاری کس مرض کی دوا ہے؟ یہ سیاست کی گرم بازاری یا کالا بازاری کس بات کی۔ ارے ہم چودھویں صدی ہجری اور اکیسویں صدی عیسوی کے تپتے ماحول میں جیتے ہیں۔ تھوڑی سی مسلمانی۔ اس میں بھی آنا کانی۔ یہ کیا تک کی بات ہے؟۔

اسلام کا شورائی نظام: مذہب اسلام شورائیت پسند ہے۔ اس کی فطرت میں اجتماعیت ہے۔ وحدت واتفاق ہے۔ نبی کریم، خلفاء راشدین، صحابۂ کرام کی سیرت میں یہ نمونہ جلی خط میں موجود ہے۔ زمان ومکان کی دوری نے ہمیں بہت دور پھینک دیا ہے۔ نہ شورائیت ہے، نہ شورائیت پسندی، نہ اجتماعی قوت ہے، نہ اتحاد واتفاق کی رمق، ہم بکھر گئے ہیں۔ ٹوٹ پھوٹ کر چیتھڑے چیتھڑے ہو گئے ہیں۔ شوکت، سطوت، ہیبت، رعب وداب سب ہم سے روٹھ گیا ہے۔ نتیجہ میں ذلت، خواری، بے وزنی، نکبت، ادبار ہمارا مقدر بن گیا ہے۔ اگر عظمت رفتہ اور شوکتِ برگشتہ کی بازیابی چاہئے۔ ملک وملت میں باوقار زندگی چاہئے۔ تو ہمیں اسلام کا شورائی نظام واپس رائج کرنا ہوگا۔ اجتماعی ذہن پیدا کرنا ہوگا۔ بکھرے خوشے چن چن کر خالی کھلیان بھرنا ہوگا۔ تنکے چن چن کر آشیانہ پھر سے تعمیر کرنا ہوگا۔ بھٹکے ہوئے آہوؤں کو سوئے حرم بلانا ہوگا۔

یہ بہت پتہ ماری کا کام ہے۔ دقت طلب اور دشوار کن کام ہے۔ مگر بگڑے حالات کے ہاتھوں اپنے آپ کو حوالہ کر دینا، نہ عقلمندی ہے، نہ دانشمندی۔ دانشمندی کا تقاضا ہے کہ ٹوٹے شیشوں، بکھری کرچیوں کو جمع کر کے دوبارہ پگھلا کر پھر آئینہ ڈھالنا ہوگا اور یہ کام ذرا بھی مشکل نہیں۔ آئینہ سازی اور حنابندی ہنر مند ہی کرتے ہیں۔ ہنر مند، دردمند افراد ملت یہ کام بخوبی کر سکتے ہیں۔ دیکھئے۔ موسم خزاں میں درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ موسم بدلتے ہی پھر سے نئے برگ وبار آ جاتے ہیں۔ بدلتے موسم کے حساب سے پرندے نئے نئے نشیمن بناتے ہیں۔ تاریخ اسلام میں ہمیں یہ ملتا ہے کہ اسلامی نظام بار بار بکھرا ہے، دینی شیرازہ منتشر ہوا ہے۔ پھر سے یکجا ہو گیا ہے۔ مجتمع ہو گیا ہے۔ تلخ حالات سے مایوس نہ ہوں۔ مایوسی کے بطن سے امید ویقین کا سورج طلوع ہوتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ کی ذات سے امید ہے کہ اب وہ وقت آ گیا ہے۔ بکھری قوت، ٹوٹی شوکت پھر سے بحال ہو جائے۔ ہم یکجا ومتحد ہو جائیں۔ وقت کی پکار ہے کہ ہم منظم ومجتمع ہو جائیں۔ پنچایت، تحصیل، ضلعی، صوبائی اور ملکی سطح پر ہم ایک ہو جائیں۔ ایک پرچم تلے جمع ہو کر اپنا کام شروع کر دیں۔

تنظیمی ڈھانچہ: ایک کہاوت ہے۔ اکیلا چنا بھاڑ نہیں پھوڑ سکتا۔ اس پر غور کیجئے۔ ریت، کنکر، پتھر، تنکا، جب یہ الگ الگ ہے۔ پاؤں کی ٹھوکر میں ہے۔ جوتیوں کی نوک پر ہے۔ جب یہ یکجا ہوتے ہیں۔ تو ریت تودہ بن جاتی ہے۔ کنکر پتھر سے دیوار اور پہاڑ بنتا ہے۔ تنکا آشیانہ بن جاتا ہے۔ ہمارے علاقہ میں یہ کہاوت بہت رائج ہے۔ دس کی لاٹھی، ایک کا بوجھا۔ بلا تمثیل دیناج پور والوں سمیت اہل سیمانچل سے سفارش کروں گا کہ وہ تنظیم قائم کریں۔ بستیوں کو پنچایت، پنچایت کو تحصیل سے اور تحصیل کو ضلع سے جوڑ دیں۔ ہر سطح کی کمیٹی بنائی جائے۔ نیچے والی کمیٹی اوپر والی کمیٹی کی اطاعت کرے اور مرکزی کمیٹی، جو ضلعی ہوگی۔ وہ سب کی قیادت کرے۔ افراد کو خانوں میں تقسیم کیا جائے۔ جو جس پوزیشن کے ہوں۔ ان سے اسی طرح کا کام لیا جائے۔ مثلاً علما کی الگ تنظیم ہو، دینی طلبہ کی الگ تنظیم ہو۔ اسکول کالج کے طلبہ کی الگ تنظیم ہو۔ عوامی سطح کی الگ کمیٹی ہو۔ تجارت پیشہ اور ملازمت پیشہ افراد کی الگ کمیٹی ہو۔ یہ کمیٹی سرمایہ کی فراہمی میں ہمدردانہ رول ادا کرے۔ غور وفکر کر کے باہم رائے مشورے سے نہایت خلوص وخاکساری سے کام کیا جائے۔ پھر آگے کی راہیں خود بہ خود روشن ہوتی رہیں گی اور طرح طرح کا کام ہوتا رہے گا۔ کوئی کمیٹی مدارس کا خیال رکھے۔ کوئی کمیٹی مساجد کی دیکھ بھال کرے، کوئی کمیٹی دینی عصری غریب طلبہ کی اسکالرشپ جاری کرے، کوئی کمیٹی حفظانِ صحت کا شعبہ سنبھالے۔

کوئی کمیٹی یتیم وبیوہ کی کفالت کی کوشش کرے، کوئی کمیٹی جوان بچیوں کی شادی کا انتظام کرے۔ کوئی کمیٹی جلسے جلوس، گیارہویں، بارہویں کا پروگرام، کوئی کمیٹی لائبریری اور اسٹڈی سرکل قائم کرے، کوئی ادبی ذمہ داری سنبھالے، کوئی کمیٹی لٹریچر شائع کرے، کوئی کمیٹی اخبار جاری کرے، کوئی کمیٹی سیاسی امور دیکھے۔ غرض ہر طرح ملی مذہبی رفاہی فلاحی کام کیا اور کرایا جائے اور مل جل کر کام کرنے کی ذہنیت کو سراہا جائے۔ مفت خوروں، کمیشن خوروں، تخریب کاروں کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ ایسے عناصر نے ہر مقام کے سماج کو کھوکھلا کمزور کر رکھ دیا ہے۔ برائیوں کا خاتمہ اور جرائم کا سد باب ہونا چاہئے۔ نیکیوں کا فروغ اور اچھائیوں کا عروج ہونا چاہئے۔ جہیز کے ناسور کو ختم کیجئے۔ طلاق کے معاملات کو حسن تدبیر سے نپٹایئے۔ دھیان رکھئے۔ کوئی گھر اجڑنے نہ پائے۔ زمین جائداد کے جھگڑے اور مقدمہ بازیوں سے ہر حال میں پرہیز کیجئے۔ سودی لین دین اور رشوت کی کالابازاری سے ایسے بھاگئے، جیسے شیطان اذان سن کر بھاگتا ہے۔

وطن سے باہر جو لوگ رہتے ہیں۔ مثلاً کلکتہ، پٹنہ، دہلی، پنجاب، گجرات، مہاراشٹر، حیدر آباد، بنگلور وغیرہ میں، ہر شہر میں وہ سب مل کر اپنی تنظیم بنائیں۔ جس میں علما، طلبہ، تجارت پیشہ، ملازمت پیشہ، مزدور اور مالک وسیٹھ سب شامل ہوں۔ لاکھوں لاکھ لوگ مختلف شہروں میں قیام پذیر ہیں۔ روزی روٹی کماتے

، کاروبار کرتے ہیں ۔ گھر سے وہ بے گھر ہیں ۔ پردیس میں مسائل بڑھ جاتے ہیں ، خصوصاً کاروباریوں کے اور جن مزدوروں کے ۔ پھر یہ کہ باہر آکر بچے اور جوان بے راہ روی کا شکار ہو جاتے ہیں ۔ حیات ، موت ، دکھ درد ، بیماری و علاج ، لین دین کے معاملات اور بہت کچھ مسئلے کبھی بگڑ جاتے ہیں ۔

اس طرح کے مسائل و معاملات کا حل مذکورہ تنظیم کرے ۔ خدمت خلق کیجئے ۔ پیام انسانیت عام کیجئے ۔ مظلوموں کی دادرسی کیجئے ۔ دکھیاروں کا آنسو پونچھئے ۔ مذہب کی وفاداری اور شریعت کی پاسداری کیجئے ۔ جماعت اہل سنت کے مرکزی دھارے اور مرکزی تھیم سے بالکل مضبوطی سے جڑے رہئے ۔ زکوۃ بہر صورت ادا کیجئے ۔ صدقات و خیرات کی عادت ڈالئے ۔ یہ بلاؤں کو ٹالتی ہے ۔ اپنی پاک کمائی کا کچھ حصہ اپنے غریب محتاج ضرورت مند بھائی بہنوں پر ضرور خرچ کیجئے ۔ عثمان بنئے ، قارون نہ بنئے ۔ یاد رکھیئے تنظیم قائم کرنا ہرگز نہ بھولئے ۔ یہ ایک ایسی قوت مؤثرہ نافذہ ہوگی ۔ جس کے بہت سے فوائد و اثرات اور مفادات و مصالح ظاہر ہوں گے ۔

☆......☆......☆

امیر القلم اور سیمانچل کی تحقیقاتی سیریز : ایک مختصر جائزہ

شاہ محمد ریان رضا قادری برکاتی رضوی ، بمبئی

والد ماجد امیر القلم ڈاکٹر غلام جابر شمس زید مجدہ بتاتے ہیں کہ تحریر و قلم سے ان کو دور طالب علمی سے ہی دلچسپی تھی ۔ فکر اعلیٰ حضرت اور دیگر علمائے اہل سنت کی حیات و افکار ان کا خاص موضوع رہا ہے ۔ وہ بتاتے ہیں کہ ۲۰۰۸ء سے وہ اپنی والدہ محترمہ اور میری دادی اماں قاضی شمس النساء مرحومہ کی فرمائش پر حضرت شاہ محمد یوسف رشیدی علیہ الرحمہ اور سیمانچل کے دیگر علما و بزرگوں پر لکھنا شروع کیا ۔ ذیل میں سیمانچل کی تحقیقاتی سیریز کا ایک اجمالی جائزہ علم دوست حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے ۔ ویسے تو ابا حضور کی کتابوں اور مقالوں پر نہ صرف ملک بھر ، بلکہ بیرون ممالک کے علما و دانشوران نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ۔ جیسا کہ آپ حضرات کو معلوم ہوگا ۔ لیکن پہلی بار ۲۰۲۰ء کے لاک ڈاؤن کے دور میں مولانا ماسٹر محمد افتخار عالم رضوی صاحب قبلہ ، ٹھاکر گنج کشن گنج نے اپنی ایک تحریر ، جو ایک الگ جہت سے لکھی گئی تھی ، مندرجہ ذیل عنوان سے پچھلے برس لکھی اور واٹس ایپ پر وائرل کی ۔ عنوان و تحریر یہ ہے :

سیمانچل پر تحقیق و ریسرچ : ایک مختصر جائزہ

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے ، سیمانچل پر تحقیق و ریسرچ کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے یا سیمانچل ایسا خطہ نہیں ہے کہ اس پر اہل قلم اپنا زور قلم استعمال میں لائیں ۔ مگر جب اہل دانش ، اہل عقل و خرد اور منصف محققین اور خاص کر اس وسیع و عریض خطے کے اعلیٰ تعلیم یافتہ بیدار اور حساس افراد جب سیمانچل کا نگاہ بصیرت سے جائزہ لیتے ہیں ، تو انہیں سیمانچل تحقیق و ریسرچ کا ایک وسیع موضوع اور عنوان نظر آتا ہے ۔ خاص کر جب کوئی مصنف و محقق سیمانچل کے ماضی کے گم شدہ اوراق کو پلٹتا ہے اور یہاں کی تابناک تاریخ کا خاص کر اہل سنت کی زریں تاریخ کا مطالعہ کرتا ہے ، تو حیران و ششدر رہ جاتا ہے اور اس تاریخی علاقے کی روشن تاریخ کو سپرد قرطاس کرنے اور آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ کرنے کے لیے مضطرب ہو جاتا ہے ۔ مگر اہل فہم پر روشن ہے کہ یہ عظیم کارنامہ انجام دینا کوہ کنی ، صحرا نوردی اور جوئے شیر لانے کے مترادف ہے ۔

اس راہ کے مسافر ہی واقف ہیں کہ تحقیق کی خار دار وادیوں میں کتنی آبلہ پائی کرنی پڑتی ہے اور نہ جانے کتنے مصائب و آلام سے گزرنا پڑتا ہے ۔

سیمانچل کی تاریخ اور خاص کر یہاں کی مذہبی و مسلکی تاریخ کی تحقیق و ریسرچ پر غور کریں ، تو یہ شدت سے احساس ہوتا ہے کہ اس علمی و روحانی اور تہذیبی و ثقافتی ، تاریخی خطے پر قلم مصنفین و محققین و مؤرخین نے عرصہ دراز تک ریسرچ و تحقیق کا کوئی کام نہیں کیا تھا ۔ یہ علاقہ ہمیشہ اہل قلم کی عدم توجہ کا شکار رہا ۔ اگر کچھ بھی ہوا ہے ، تو وہ پروپیگنڈا پر مشتمل بدمذہب اہل قلم نے کیا ہے ۔ جو اہل سنت کے لیے ہرگز مفید نہیں ، بلکہ بدمذہبوں کی تحقیقات کا اصل مقصد ہمارے اسلاف کی خدمات سے آنے والی نسلوں کو دور رکھنے اور ہماری زریں و شاندار تاریخ کو چھپانے کی بڑی سازش اور ناکام کوشش ہے ۔ لیکن حیرت کی بات ہے کہ صدیوں تک جو علاقہ ہمارے حقیقی اسلاف کا تھا ، جس کے چپے چپے کا ذرہ ذرہ اہل سنت کے اولیائے کرام ، بزرگان دین ، علما و مشائخ و صوفیائے کرام کی عظیم خدمات اور عظیم کارناموں سے روشن ہے ۔ انہی اسلاف کے اخلاف انہی کے متبعین و معتقدین اپنے اسلاف کی تاریخ کو عدم توجہ کے سبب محفوظ نہ کر سکے ۔

مگر شاید یہ ہمارے بزرگوں ، اہل دل اور حساس افراد کی دعائے نیم شبی ، آہ سحر گاہی اور روحانی تصرفات کا نتیجہ و ثمرہ ہے کہ اسی خطۂ سیمانچل کا

فولادی عزائم اور مستحکم و مستقل ارادوں کا مالک، قسمت کا دھنی، ایک صالح نوجوان اہل سنت کا ترجمان بن کر پردۂ غیب سے نمودار ہوتا ہے۔ سینے میں ملی درد کو بیدار کر کے قوم کا ایک بارگراں کندھوں پر اٹھائے اپنے اسلاف کی گم شدہ داستان عشق کی تلاش میں نکل پڑتا ہے اور دشت تحقیق کی کوہ کنی، صحرا نوردی اور دردر کی خاک چھاننے کے بعد ماضی کی تاریخ کی بہت سی، بلکہ زیادہ تر کڑیوں کو جوڑنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ پھر بلا تاخیر گم شدہ خزانوں کو متعدد کتب و رسائل کی شکل میں قوم کے سپرد کر دیتا ہے۔ سیمانچل کے اس مرد جلیل عبقری شخصیت کو دنیا حضرت علامہ امیر القلم ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی مدظلہ العالی کے مبارک نام سے جانتی ہے۔ جن کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ جو بیک وقت مختلف خصائل حمیدہ، اوصاف جمیلہ، متعدد صلاحیتوں اور گوناگوں علمی، ادبی، تنظیمی و فکری خوبیوں کے مالک ہیں۔ بلا مبالغہ آپ عالمی شہرت یافتہ، علمی و ادبی شخصیت ہیں۔ خاص کر آپ کو تحقیق و ادب کے میدان میں عزت و اکرام اور قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔

محقق عصر، ماہر رضویات، امیر القلم ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی ایک باصلاحیت و باوقار عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ماہر فنون ولسانیات، فصیح وبلیغ، سحر بیان واعظ و خطیب و ادیب و عظیم مصنف بھی ہیں۔ آپ علمی و ادبی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ تقوی و پرہیز گاری، حزم و احتیاط اور اخلاق حسنہ کے پیکر ہیں۔ اکابر و اصاغر دونوں کے ہر دل عزیز و محبوب ہیں۔ اہل سنت (مسلک اعلیٰ حضرت) اور خاص کر رضویات کے مستند و معتبر ترجمان ہیں۔ آپ عزم محکم اور عمل پیہم کے خوگر ہیں۔ متحرک و فعال شخصیت کے مالک ہیں۔ سیمانچل پر خدمات کے پیش نظر اگر آپ کو فاتح سیمانچل کہا جائے، تو مبالغہ نہ ہوگا۔ اور بلا شبہ حضرت شمس ملت کی تحقیقات عالیہ ہمارے لیے مستند و معتبر مرجع و ماخذ ہے۔ نئے مصنفین اور محققین کے لیے مشعل راہ ہیں۔ رہ نما نقوش اور مواد بھی ان کی فکر و تحریر میں ہے۔ لہٰذا سیمانچل کے تمام اہل قلم امیر القلم ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی کی کتابوں اور تحریروں کی طرف رجوع کریں اور مزید معلومات کے لیے حضرت سے رابطہ کریں۔

اس تحریر پر مولانا نفیس احمد صاحب قادری کا کمنٹ یہ ہے:

'ماشاء اللہ! بہت عمدہ!! سیمانچل کے حوالے سے آپ نے کئی اہم باتیں کی ہیں۔ اس کے لیے ڈھیر ساری مبارک بادیاں۔ ڈاکٹر صاحب نے اس سلسلے میں کون کون سی کتابیں تالیف کی ہیں۔ اگر اس پر بھی روشنی ڈال دیتے، تو بہتر رہتا۔ ویسے میں نے ان کی ایک کتاب' کاملان پورنیہ' دیکھی ہے اور بعض شخصیات پر لکھے گئے مضامین کے پڑھنے کا بھی خوش گوار اتفاق ہوا ہے۔ لیکن کیا انہوں نے مقدمے یا میں پیش لفظ وغیرہ میں سیمانچل کی تہذیبی و ثقافتی و ملی شعبہائے زندگی پر کلام بھی کیا ہے کہ نہیں ہے، اس کا علم نہیں ہے اور نہ ہی اس کا علم کہ کوئی ان کی مستقل تصنیف اس سلسلے میں ہے۔ کیا ہی بہتر ہوتا کہ آپ ان کی تالیفات کا اس حوالے سے ذکر فرماتے'۔

مولانا نفیس احمد صاحب کی اطلاع اور عام علما و قلمکار حضرات کی معلومات کے لیے والد گرامی کی سیمانچل کی تحقیقاتی سیریز کی کتابوں اور مضامین کی ذرا سی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اب آپ حضرات ابا حضور کی کتابوں اور مقالوں کی فہرست ملاحظہ فرمائیے:

☆......کتابیں:

(۱) کاملان پورنیہ، جلد اول، طبع اول بمبئی ۲۰۱۱ء، صفحات: ۴۹۶

(۲) سفر خوشبو دیش کا، معروف بہ سفرنامۂ پورنیہ، طبع اول بمبئی، ۲۰۱۱ء، صفحات: ۱۴۴

(۳) سیمانچل: کل اور آج، طبع اول، بائسی، پورنیہ، ۲۰۱۳ء، صفحات: ۳۲

(۴) شیخ الاسلام: حیات و مکتوبات، طبع اول، کلکتہ ۲۰۱۵ء، صفحات: ۳۶۸

(۵) کاملان پورنیہ، جلد دوم، طبع اول بمبئی ۲۰۱۶ء، صفحات: ۵۱۲

(۶) حیات قطب پورنیہ، تذکرہ شاہ محمد یوسف رشیدی، زیر طبع صفحات: ۲۵۰

(۸) حیات مظہر، تذکرہ مفتی محمد ایوب مظہر رضوی، زیر طبع صفحات: ۲۰۰

☆......جلالۃ العلم شاہ محمد یوسف رشیدی [وفات ۱۹۴۶ء] کی کتابوں کی دریافت و ترتیب جدید و طباعتی جدوجہد کی ایک ہلکی سی کہانی یہ ہے۔ تفصیل کے لیے

'سفرنامۂ پورنیہ' وغیرہ دیکھیں:

(۱) فاتحہ مروجہ کی حقیقت، طبع اول بحیات مصنف ۱۹۳۶ء، تلاش وطبع دوم ۲۰۱۲ء شاہ یوسف اکیڈمی، ہری پور، امور، پورنیہ

(۲) تاریخ پورنیہ، حصہ اول، طبع اول بحیات مصنف ۱۹۳۶ء، وترتیب جدید وطبع دوم شاہ یوسف اکیڈمی، ہری پور، امور، پورنیہ ۲۰۱۷ء، صفحات: ۱۸۲

(۳) معجزۂ قدم رسول، دریافت وترتیب جدید وطبع اول شاہ یوسف اکیڈمی، ہری پور، امور، پورنیہ، ۲۰۱۸ء، صفحات: ۴۸

(۴) آداب دسترخوان، طبع اول بحیات مصنف، وتلاش وترتیب جدید وطبع دوم، شاہ یوسف اکیڈمی، ہری پور، امور، پورنیہ، بہار ۲۰۲۰ء، صفحات ۵۶ وطبع سوم

جمعیت اشاعت اہل سنت، پاکستان ۲۰۲۱ء صفحات: ۵۶

(۵) دیوان رشیدی، کلام شاہ محمد یوسف رشیدی، تلاش ودریافت وکتابت وتزئین زیر طبع صفحات: ۲۵۰

☆......مضامین ومقالات:

(۱) برہان پورنیہ شاہ حفیظ الدین لطیفی: ایک صدرنگ شخصیت، الف: ماہنامہ جام نور، دہلی، جنوری ۲۰۰۹ئ، ب: شاہ محمد حفیظ الدین اور جہان علم ودانش، طبع خانقاہ لطیفیہ رحمان پور، کٹیہار میں شامل، ج: ماہنامہ 'ضیائے صابر' بمبئی، مئی ۲۰۱۲ئ، د: مقالات عرفان حفیظ، طبع خانقاہ لطیفیہ رحمان پور، کٹیہار میں شامل ۔

(۲) امام علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی، الف: مشمولہ 'جہان ملک العلما' مرتبہ غلام جابر شمس طبع بمبئی ۲۰۰۹ئ، ب: امام علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی، مشمولہ 'تحقیقات امام علم وفن، مرتبہ غلام جابر شمس، طبع اول بمبئی ۲۰۱۲ئ، وطبع دوم کراچی ۲۰۱۸ئ۔

ج: مع اضافات کثیرہ، کاملان پورنیہ، جلد دوم طبع اول بمبئی ۲۰۱۶ء

(۳) مفتی محمد طیب رشیدی، مشمولہ 'جہان ملک العلما' مرتبہ غلام جابر شمس، طبع بمبئی ۲۰۰۹ء، ب: کاملان پورنیہ، جلد دوم، طبع اول بمبئی ۲۰۱۶ء

(۴) اب دیکھا میں نے اپنا گھر: پورنیہ کی علمی سیر، الف: ماہنامہ جام نور، دہلی، جنوری ۲۰۰۹ء، ب: ماہنامہ 'ضیائے صابر' بمبئی، ۲۰۰۹ء،

ج: کاملان پورنیہ، جلد اول، طبع اول بمبئی ۲۰۱۱ء، د: 'سفر خوشبو دیش کا' معروف بہ سفرنامہ پورنیہ، طبع اول بمبئی ۲۰۱۱ء میں شامل۔

(۵) مولانا کرامت حسین تمنّا: حیات وشاعری، الف: ماہنامہ 'سیارگان' بمبئی فروری ۲۰۱۱ء

ب: کتاب 'کاملان پورنیہ' جلد اول، طبع اول بمبئی ۲۰۱۱ء میں شامل۔

(۶) سیمانچل اوراس کے مسائل کے حل کی ممکنہ صورتوں پر فکرانگیز خاص 'انٹریو' جس میں دینی وعصری تعلیم، تجارتی ومعاشی مسائل پر بھرپور روشنی ڈالی گئی ہے اور بطور خاص وہاں مسلم اکثریت کی بنا پر مجلس اتحادالمسلمین حیدرآباد کے طرز پر مسلمانوں سے اپنا سیاسی پلیٹ فارم بنانے کی تجویز دی اور شفارش کی ہے۔ کیوں کہ تعلیم، معیشت، سیاست اور صحافت کسی بھی زندہ قوم کی باوقار لائف لیول کے لئے بنیادی ستون ہے۔ مشمولہ ششماہی 'وجدان' دیناج پور، دسمبر ۲۰۱۳ء تا مئی ۲۰۱۴ء، ص: ۳۶ تا ۳۹ زیر اہتمام انجمن فروغ علم وادب گنجریا بازار، اسلام پور، ضلع اتر دیناج پور، بنگال۔

[۷] سیمانچل کے مدارس اہل سنت، الف: سالنامہ 'روشنی' ویشالی، بہار کا 'مدارس بہار نمبر' ۲۰۱۵ئ، ب: سالنامہ فکر ملت میرا روڈ بمبئی ۲۰۱۵ئ،

ج: مشمولہ 'کاملان پورنیہ' جلد دوم طبع اول بمبئی ۲۰۱۶ئ ص: ۴۵۳ تا ۴۶۵

(۸) بنگال وبہار کا چندروزہ علمی دورہ، ۲۷ راگست تا ۸ رستمبر ۲۰۱۵ء، مشمولہ 'کاملان پورنیہ' جلد دوم طبع اول بمبئی ۲۰۱۶ئ ص: ۴۸۳ تا ۴۹۲

[۹] 'سیمانچل کے مسائل اوران کا حل مطبوعہ ششماہی 'وجدان' اتر دیناج پور اگست ۲۰۱۴ء تا جنوری ۲۰۱۵ئ، انتخاب از 'سیمانچل: آج اورکل' طبع اول بائسی، پورنیہ ۲۰۱۳ء،

[۱۰] شاہ غلام محمد یٰسین رشیدی، الف: ماہنامہ پیغامی شریعت دہلی اپریل ۲۰۱۶ء، ب: ماہنامہ سنی دعوت اسلامی بمبئی، جون ۲۰۱۶ء

ج: کتاب شیخ الاسلام شاہ غلام یٰسین رشیدی: حیات ومکتوبات، طبع کلکتہ ۲۰۱۶ء میں شامل

(۱۱) خانقاہ رشیدیہ، جون پور شریف: تعارف وپورنوی تناظر، ماہنامہ 'سنی دعوت اسلامی' بمبئی، قسط اول فروری، قسط دوم مارچ، قسط سوم اپریل ۲۰۱۶ء

(۱۲) سیمانچل میں خشک سالی یا سیلاب کی تباہ کاریاں، الف: ماہنامہ کنزالایمان وجام نور دہلی ۲۰۱۷ئ، ب: مشمولہ 'کاملان پورنیہ' جلد دوم طبع اول بمبئی ۰۱۶

۲ ئ ص: ۲۷۴ تا ۲۸۲

(۱۳) سیمانچل میں صحافت کا آغاز وارتقا، مشمولہ ' کاملان پورنیہ' جلد دوم طبع اول بمبئی ۲۰۱۶ ئ ص: ۴۶۶ تا ۴۷۱

☆......کہتی ہے خلق خدا:

یوں تو ابا حضور کی تحریرات وتحقیقات پر تاثرات اور تبصروں کا ایک پلندہ موجود ہے۔ کچھ تو مطبوعہ ہیں اور کچھ غیر مطبوعہ بھی۔ یہاں زیادہ نہیں، دو یا تین تاثرات ملاحظہ کریں۔

☆......پہلا تاثر: ایسی سلسلہ وار تحریریں پڑھ کر مخدوم اشرف مشن پنڈوہ شریف، بنگال کے استاذ مولانا عبدالخبیر اشرفی مصباحی لکھتے ہیں:

' قارئین ' جام نور' شاید میری اس رائے سے اختلاف نہیں کریں گے کہ حضرت علامہ اسید الحق صاحب قبلہ نے ' خامہ تلاشی' کے کالم میں جیسی شستہ وشائستہ زبان اور تنقید نگاری کا اعلیٰ معیار اختیار کر کے قارئین کے دل جیت لئے تھے، ویسے ہی ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی نے سوانح نگاری وسراپا نویسی میں زبان وبیان اور انوکھی طرز نگارش سے قارئین کے دل موہ لے رہے ہیں'۔

[ماہنامہ ' جام نور' دہلی، نومبر ۲۰۰۸ ئ ص: ۳۳]

☆......دوسرا تاثر: اب دیکھا میں نے اپنا گھر، سفرنامۂ پورنیہ دہلی سے شائع ہوا، تو کئی اہل نظر نے اسے گراں قدر قرار دیا۔ جناب نورین علی حق، دائرۂ شاہ وصی سہسرام، ریسرچ اسکالر دہلی یونیورسیٹی دہلی لکھتے ہیں:

' اب دیکھا میں نے اپنا گھر' کی سرخی دیکھنے کے بعد ذہن کا ردعمل یہ ہوتا ہے کہ ڈاکٹر غلام جابر شمس اپنا گھر دیکھیں۔ ہم کیوں پورنیہ کی سیر کریں۔ مگر جب قاری اپنی ساری توانائی سمیٹ کر اس کا مطالعہ شروع کرتا ہے، تو اس کی دلچسپی بڑھتی چلی جاتی ہے اور وہ مارہرہ مقدسہ کی واپسی کے بعد شمس صاحب کی معیت میں پورنیہ کی سرزمین پر کبھی بائک کے سفر، کبھی کشتی کے ہچکولے، کبھی وہاں کی سرسبزی وشادابی اور کبھی علمی ودینی شخصیتوں کی گفتگو اور ان کی لائبریریوں سے ڈاکٹر صاحب کی علمی بے قراری کو محسوس کئے بغیر بھی نہیں رہتا۔ موصوف منظرکشی کی اچھی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان کے مضامین کے مطالعہ کے بعد یہ کہنے کی جرأت کر رہا ہوں کہ نئے لکھنے والوں کے لئے ان کی تحریر لائق تقلید ہے'۔ [ماہنامہ ' جام نور' دہلی فروری ۲۰۰۹ ئ ص: ۴۰، ۴۱]

☆......تیسرا تاثر: ادارہ ششماہی ' وجدان' دیناج پور کا ادارتی نوٹ

' دنیائے فکر وتدبر اور جہان علم وادب میں محقق عصر امیر القلم حضرت مولانا ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی پورنوی صاحب کا نام بڑے ادب واحترام سے لیا جاتا ہے، لیا جاتا رہے گا۔ صرف اس بنیاد پر کہ آپ نے اپنی تحقیق وتفتیش کے لئے لالہ زار وگلزار علاقوں کو پس پشت ڈال کر ایک ایسے علاقے کا انتخاب فرمایا ہے۔ جہاں کہنے کو تو دیندار وجانکار لوگوں کی بھرمار ہے۔ مگر سب اپنے علاقے سے دور، اتنی دور کہ وہ جہاں گئے، وہیں کے ہو کر رہ گئے اور اپنے علاقے کو خشک میدان سمجھ کر شجر ممنوعہ بنا دیا اور جہاں کی طبیعتوں کے پس منظر میں کہا جاسکتا ہے کہ یہاں کام کرنا ہی اخلاص وللٰہیت کی دلیل ہے۔

وہاں کی زمین تو زرخیز ہے۔ لیکن باشندوں کا مزاج کسی پتھریلی بنجر زمین سے بھی کہیں زیادہ شدید ہے۔ آپ نے اپنی تحقیق کا جال اس علاقہ میں بچھا کر جو ہمت دِکھائی ہے، وہ قابل تقلید بھی ہے اور قابل تعریف بھی۔ اس علاقے کی افادیت کے پیش نظر آپ کی کتاب ' سیمانچل: کل اور آج' کا ایک لمبا اقتباس قارئین کی نذر ہے'۔

[ششماہی ' وجدان' اگست ۲۰۱۴ء تا جنوری ۲۰۱۵ء ص: ۷، زیر اہتمام انجمن فروغ علم وادب، گنجریا بازار، اسلام پور، ضلع اتر دیناج پور، بنگال، نفس مضمون ص: ۷ تا ۱۰۱]

☆......انعام واعزاز:

والد صاحب نہ کٹھنائیوں کی پرواہ کرتے ہیں اور نہ تعریف وصلہ کی خواہش رکھتے ہیں۔ وہ دھن کے اتنے پکے ہیں کہ پریشانیوں میں بھی اپنے جنون میں کام کرتے رہتے ہیں۔ ان کے علمی کاموں کی قدردانی وپذیرائی ہندوستان سے پاکستان تک ہورہی ہے۔ سیمانچل کے ہی نہیں، دنیا بھر کے سب سے بڑے عالم امام علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی علیہ الرحمہ نے انہیں دعائے خاص اور نقد انعام سے نوازا ہے۔ یہاں دو ایسی مثال پیش ہے۔

[۱] امام علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی علیہ الرحمہ نے رضویات، دیگر علمی وتحقیقی خدمات اور سیمانچل پر سلسلہ وار فکر انگیز مضامین وتاریخی وسوانحی کتب کی اشاعت سے خوش ہو کر نقد انعام سے ۲۰۱۲ء میں نوازا تھا۔

[۲] اسی طرح ڈاکٹر محمد احسن ودیگر اراکین واسٹاف کھریال ہائی اسکول کھریال، کٹیہار، بہار نے ۱۹ مارچ ۲۰۱۵ء کو ان کی پچیس سالہ علمی وادبی خدمات کے اعتراف میں اعزازیہ تقریب منعقد کر کے اعزاز واعتراف خدمات اور ہدیۂ سپاس پیش کیا ہے۔

☆......☆......☆